قاتل آئینہ از قلم زینب بنت زمان

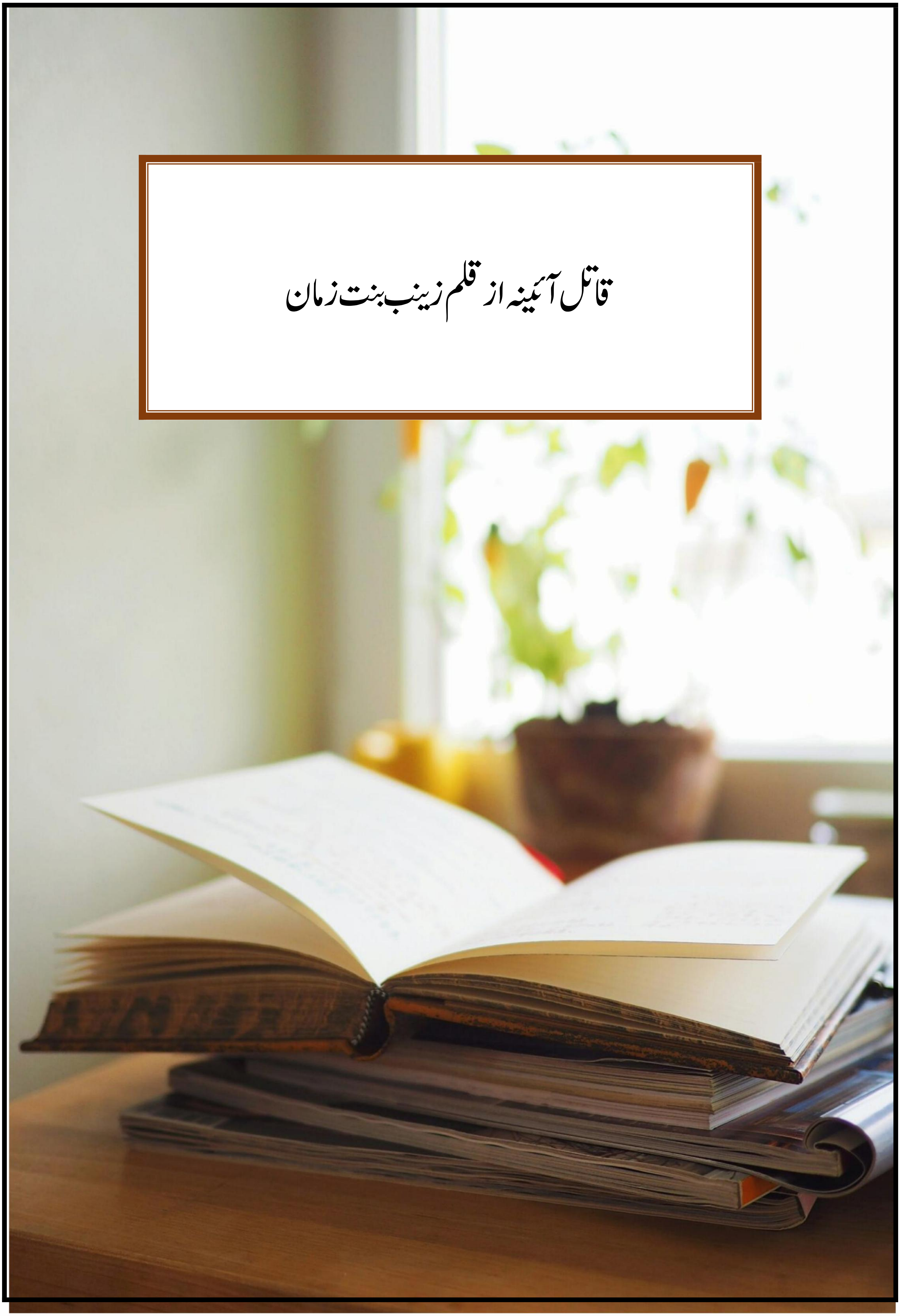

اردو ناولز بلاگز

اردو ناولز بلاگز کی طرف سے پیشکش

ناول "اردو ناولز بلاگز" کی ویب سائٹ کا حصہ ہے اور قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا گیا ہے ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے
آپ کو اعلی معیار اور اردو ادب فراہم کیا جائے۔
براہ کرم اس pdf کو صرف ذاتی مطالعے کے لیے استعمال کریں اس کے بغیر اجازت تقسیم، کاپی یا کسی اور پلیٹ فارم پر
اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے۔
اگر آپ ہمارے ساتھ اپنی تحریریں شیئر کرنا چاہتے ہیں یا کوئی تجاویز دینا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔:

ویب سائٹ: urdunovels.blogs
ای میل: urdunovelsblogs@gmail.com
انسٹاگرام: @urdunovelsblogs
فیس بک: fb.com/urdunovelsblogs

آپ کی رائے ہمارے لیے اہم ہے!

urdunovelsblog

قاتل آئینہ از قلم زینب بنت زمان

"خطرے مول لینے کا شوق ہے کیا؟ "

" مجھے کوجھنے کی جستجو ہے بس۔۔۔"

" ابھی بھی وقت ہے لوٹ جاو"

مشورہ دیتے وہ مڑ کر دیکھنے لگا

لالٹین کی روشنی تھی، جھکی ہوئی کمر, کالی چادر اوڑھے ہوئے ایک شخص اور سفری بیگ کندھے پر ڈالے وہ نوجوان،اس کے نقش اسے غیر ملکی بتاتے تھے مگر لب ولہجہ مہذب پاکستانی تھا

مجھے لوٹنے کا ہنر نہیں آتا بابا۔" وہ اندھیر گلی میں دھیمی روشنی سے راستہ دیکھتا بولا۔وہ کھوجیوں کی بستی کا لگتا تھا "

" وہاں جا کر تم لوٹنے کی چاہ کرو گے "

"میں محض اس لاکٹ پر بنی ان تصویروں کی کھوج کو نکلا ہوں۔دیکھو۔۔۔۔ تو ذرا ایک شخص کے ہاتھ کا خنجر چار لوگوں کی جان لے رہا ہے۔ "

یہ پاگل پن ہے" چادر والا طنزیہ ہنسا "

مجھے بس یہ معلوم ہے۔وہاں ایک آئینہ ہے،لوگ اسے قاتل آئینہ کہتے ہیں۔کئی لوگ اس جگہ کی کھوج کرنے گئے۔مگر لوٹ کر آنے والوں میں ایک بھی شامل "
" نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم تو ابھی زندگی کے دوسرے پہر تک نہیں پہنچے، عمر پڑی ہے تمہاری جینے کو،لوٹ جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بچ جاو

چادر والے کا لہجہ پر اسرار تھا

راستہ بتاو، زیادہ باتیں بنانے کی ضرورت نہیں"نوجوان اس کی ایک ہی گردان سے تنگ لگا "

وہ آخری نظارہ دیکھ رہے ہو اس گلی کا"اشارہ کر کے پوچھا "

"ہاں "

وہ تمہاری منزل ہے۔آگے اکیلے جاو میں ساتھ نہیں جا سکتا، زندگی پیاری ہے مجھے۔۔۔اور وہاں زندگی والے جا کر اپنی یہ زندگی گنوا دیتے ہیں۔۔" چادر والا ڈرا ہوا لگتا تھا "

urdunovelsblog

میں زندہ لوٹ کر آوں گا۔۔ کل صبح انہیں قدموں کے نشانوں پہ واپس کھڑا نظر آوں گا۔۔۔"عزم عروج پر تھا مگر وہ لوٹ کر آنے والوں میں شامل کیسے ہوتا۔ جہاں سے کوئی نہیں لوٹا سو کوئی نہیں " لوٹتا۔

" میں نے وہاں جانے والوں کی لاشیں بھی نہیں دیکھی ہیں واپسی کے نقشوں پر۔۔ ابھی تم جانتے نہیں اس جگہ کی ہیبت۔۔۔"

خدا حافظ بابا۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے صبح تک لوٹ کر آنا ہے۔۔۔ چلتا ہوں۔"چادر والے کی بات نظر انداز کرتے وہ قدم آگے بڑھا لے گیا۔ "

چادر والا دیکھنے لگا, جاتے ہوئے اس کے قدم مضبوط تھے، مگر اسے افسوس تھا اسے آخری بار دیکھنے کا۔۔۔۔ پاگل بہادر۔۔۔ موت کی نگری میں مضبوط قدموں سے جا رہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس نوجوان کو گئے ایک روز بیت گیا، اگلی صبح کا سورج چڑھا، رات ہوئی اور ایک دن اڑ گیا مگر وہ واپسی کے نقش پر دوبارہ اس چادر والے کو نظر ناں آیا۔ چادر والا اس پر فاتح پڑھتا شب و روز میں مگن ہوا تو کوئی لڑکے لڑکیوں کا ایک ٹولہ اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ انہوں نے پوچھا تو اس پاگل بہادر کے متعلق۔ تصویر دکھاتے پوچھتے تھے

" یہ ہمارا ایک دوست یہاں آیا تھا۔ اس کا نام بدر ہے۔ کیا تم نے کہیں دیکھا اسے "

چادر والے۔۔۔۔ اللہ دین۔۔۔۔۔ نے ان کے قدم دیکھے، ان کا چہرہ دیکھا، چہرے کے نقش پریشان تھے اور قدم کسی کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہے تھے

urdunovelsblog

کئی دن ہوئے مر گیا تمہارا دوست "عام لہجے میں اللہ دین ان کے دلوں میں قیامت برپا کر گیا۔ کچھ حیرانگی سے اسے دیکھتے پریشان تھے مگر وہ دو ہنسنے لگے۔ "

شمس بولا تو یہ کہ

" کمال کرتے ہو تم۔ جس نے آج ہمیں یہاں بلایا ہے، تم کہتے ہو وہ مر گیا۔ کس سستے نشے کے عادی ہو "

سیدھا کہو تم جانتے نہیں کہ ہم کس کی بات کر رہے ہیں، یوں فضول گوئی کیا کرنی۔" بولنے والی اس جھنڈ میں سے کوئی لڑکی تھی۔ وہ جھنڈ چار نوجوانوں کا جھنڈ تھا۔ "

جہاں میں نے اسے آخری بار دیکھا، وہاں جانے والے آخری بار ہی دیکھے جاتے ہیں۔" اللہ دین اپنی گردان کو برقرار رکھے بولا۔ آخری موڑ، آخری ملاقات، آخری سانس "

کیوں وہاں ایسا کیا ہے کہ وہاں سے لوٹ کر کوئی نہیں آتا۔ کیا کوئی چڑیل آباد ہے وہاں یاں پھر کوئی بھٹکی روح" وہی دو منچلے نوجوان اسے مذاق کرنے لگے "

وہاں قاتل آئینہ ہے، وہاں چھپے ہوئے راز ہیں۔ مجھے سب خبر نہیں مگر یہ معلوم ہے وہاں کی کوئی خبر اچھی نہیں" چادر سے چہرہ ڈھکے وہ اپنی سامان کی جھلی کندھے پہ ڈالے جانے لگا۔ "

راستہ بتاو اپنے بھوت بنگلے کا۔ پھر چلے جانا کسی اور کو اپنی من گھڑت کہانی سنانے۔" عینا بولی تو وہ رک گیا۔ "

چند لمحے وہ خاموش رہا پھر ایک کاغذ نکال کر ان کے حوالے کرتا یہ کہتا چلتا بنا

میں نے آج آخری بار وہاں کا راستہ کسی کو بتایا ہے، یہ نقشہ تم لوگوں کے حوالے ہے اب، مجھے اس کہانی سنانے کے عمل سے اب دور جانا ہے، دنیا کے اس کونے سے پڑے کسی دوسرے کونے میں۔ "
"

وہ اس کی بات نظر انداز کرتے نقشے کا راستہ قدموں سے پار کرنے لگے۔ جس کونے سے اللہ دین بھاگ رہا تھا، وہ سب اس کونے تلک جا رہے تھے۔

اس راستے سے واپس لوٹ کر کوئی نہیں آیا
جانے والے ان قصوں کا اثر کیوں نہیں کرتے

زینب زمان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ سب دوستوں سے بھر کر تھے۔ بدر سے وہ منچلے مسیحائی کے دور میں ملے تھے۔ ان کی جان بچانے والے مسیحا کا نام بدر تھا۔ آگ ان کے گھر لگی مگر موت سے وہ بچ گئے۔ بدر نے عین وقت پر بچا لیا۔

وہ راستہ ناپتے رہے، نقشے پر نظر ڈال کر بڑھتے رہے۔

" صبح بدر نے بس یہی کہا کہ۔۔۔۔ شمس میرا دم گھٹ رہا ہے۔ میں یہاں شہر کے جنوب میں ایک شیشوں کی عمارت میں ہوں۔ تم جلدی آ جاو۔ "

مجھے لگتا ہے کچھ گڑبڑ ہے شمس" رحیم کمزور دل کا مالک تھا "

نہیں مجھے لگتا ہے بدر میری سالگرہ منانے کا ارادہ رکھتا ہے، میں نے اسے بتایا تھا، اپنی سالگرہ کا اور سرپرائز کی پسندیدگی کا۔۔ وہ یقیناً مجھے سرپرائز دینا چاہتا ہے" عینا کی چہچہاتی آواز پہ سب مسکرا اٹھے۔ "

تمہارا تو سب تمہاری سالگرہ سے شروع ہو کر تمہاری سالگرہ پہ تمام ہوتا ہے" وریشہ بھی رحیم سی ڈرپوک تھی۔ مگر ماحول نرم ہونے پر وہ بھی نرم ہو گئی۔ وہ چاروں بہن بھائی تھے۔ "

چار لوگ ایک بدر کی پکار پر گھر سے نکل کر بھٹک رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اتنی خوبصورت عمارت کو وہ چادر والا ہیبت ناک بتاتا تھا، وہ واقعا پاگل تھا۔" عینا کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی تو انہوں نے اس عمارت کو دیکھا۔ وہ نظادے کی جان بنی ہوئی عمارت تھی۔ "
خوبصورت، دیدہ زیب، باکمال۔

urdunovelsblog

اندر چلتے ہیں، بدر کو تو میں پوچھوں گا، یوں غائب ہونے اور پھر ایسے بلانے پر" یہ شمس تھا خفگی کا لہجہ لیے۔ "

اس جھنڈ نے عمارت کا داخلی حصہ پار کر لیا۔ یعنی چادر والے کے مطابق اپنا انجام کر لیا۔ درد بڑا۔------------- دردناک انجام۔

ان کی آنکھیں حیرت سے چار ہو گئیں۔ ستائش کی زبان نقوش پر مچل اٹھی۔
اندر ہر شے شیشوں سے مزین تھی، کیا آسمان چھپاتی چھت، کیا حدود بتاتیں دیواریں سب شیشے کا لگ رہا تھا۔

ان میں سے ایک لڑکی نے شیشے کی دیوار کے وسط میں لگے آئینہ سے پردہ ہٹایا تو وقت رک گیا، وہ لڑکی ایک لمحے میں سب نے گرتی ہوئی دیکھی، ایک جھٹکے میں وہ مر گئی، اس کی سانس رک گئی، اور باقی سب کی سانس اٹک گئی۔ خطرہ اپنے پورے جوبن سے محسوس ہونے لگا۔

وہ خوفزدہ لگنے لگے، لڑکی کی موت کے ساتھ وہ عکس سے خوفزدہ ہوئے، شیشے کے اس پار ایک عکس نظر آ رہا تھے، زخمی تڑپتا ہوا، نڈھال عکس

"وریشہ "

" بدر "

وہ سب ایک ساتھ چلا اٹھے، کبھی وہ آئینے کے اس پار تڑپتے بدر کے عکس کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے، کبھی وہ آئینے کے اس پار پڑی وریشہ کی لاش کو دیکھتے چلاتے۔

اور اچانک وریشہ کی لاش راکھ میں بدل گئی۔ اس عمارت کی چار دیواری میں وہ راکھ اڑنے لگی، یوں لگا طوفان آ گیا ہو، صحرا کا بیانک طوفان۔ وہ سب بھاگنے لگے، بینائی کھوتی ہوئی آنکھوں سے راستہ تلاشتے، یہاں وہاں ٹکراتے مگر طوفان میں بھونڈرا نہیں نگلنے لگا۔ وہ طوفان کی نظر ہو گئے۔

آئینے کے اس پار سے اس پار منتقل ہو گئے۔ ایک ہی لمحہ لگا، شیشوں سے مزین، شیشوں سے کھڑی وہ عمارت آئینے کے اس طرف ہو بہو پہلے سی خوبصورت ہو گئی۔ کسی طوفان کا کوئی ذرہ -------- دیکھتی ہوئی آنکھ نہ پکڑ پاتی۔ اس پار خوبصورتی سے سجی خاموشی ہوئی، اور اس پار وہ کسی زندان میں تڑپ رہے تھے، رستہ ہوا خون، لمحہ بہ لمحہ جان جانے کے قریب ترلے جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتنے دن بیت گئے، کتنا وقت سرک گیا انہیں علم نہیں ہوا۔ بس زخموں سے نکلتا خون اپنے احساس کے ساتھ موجود تھا۔ بدر نے اپنی سلامت ایک آنکھ سے انہیں دیکھا جو اس کی بدولت یہاں موت کی نگری آ گئے تھے۔ دوسری آنکھ یوں تھی کہ دیکھنے سے دل پھر جائے۔ انگریز نقش زخم زخم ہو گئے۔

" مجھے معاف کر دو، مجھے علم نہیں تھا، میری ایک پکار تم سب کو اذیت بھری گھڑیاں نوازے گی "

وہ کراہتا ہوا روتا ہوا بولا۔

اس نے ہاتھ جوڑ دیے، اس کے ساتھ زندہ رہنے والوں میں عینا اور شمس ہی تھے۔ رحیم کی لاش کی بدبو ان کی اٹکتی ہوئی سانسیں نڈھال کر رہی تھی۔

عینا کی سانس اب اکھڑنے لگی تھی، وہ زندان خوفناک نظاروں کا عکاس تھا۔ شمس بھی سسکتے ہوئے دہرا ہو رہا تھا۔ ایک پل میں زندان کی دیوار پر لگا آئینہ کرچی کرچی ہوتا عینا کی ہر نس کاٹ گیا۔ آخری ہچکی لے کر وہ مر گئی۔ خون کے چھینٹے بدر کے زخم سے بدصورت چہرے پر جا گرے۔ شمس اپنے بہن بھائی کا حال دیکھتا بلکنے لگا۔ اس کا دل چاہا اٹھ کر بدر کی جان اپنے ہاتھوں سے لے لے۔

تم نے ہمیں بلایا کیوں تھا بدر، تم نے ساتھ مرنے کے وعدے کا پاس کیوں رکھا۔۔۔۔۔ ظالم شخص۔۔ ہم چند دنوں پہلے تمہارے احسان مند تھے زندگی نوازنے کے، آج تم نے احسان کا بدلا موت " " کی صورت لیا۔۔۔ یہ تم نے کیا۔۔۔ کیا بدر؟۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کیا؟، خدا کرے تم یونہی زندہ رہو اس اذیت کے ساتھ۔۔۔۔۔

شمس کا لہجہ درد بھرا تھا۔ چند دن قبل ہی تو بدر نے انہیں بچایا تھا، گھر میں لگنے والی آگ بجھا کر نئی زندگی دی تھی سب کو۔۔۔۔۔ اور آج وہ ان سب کی موت کی وجہ بن گیا۔۔۔

"میرے خاندان کے بچے ہوئے فرد تمہاری وجہ سے مر گئے بدر۔ میں معاف نہیں کروں گا تمہیں۔۔۔ "

کچھ روز قبل وہ نوجوانوں کا جھنڈ ایک خاندان تھا، اور ان کا مسیحا بدر۔

آج وہ نوجوانوں کا جھنڈ میت۔۔۔۔۔۔۔ میت ہو گیا، اور وجہ تھا بدر۔

میں یہاں ایک اجنبی کے دیے اس لاکٹ کی وجہ سے آیا تھا شمس۔ جب میں نے شیشوں کی اس عمارت میں خود کو بھٹکتے پایا تو تمہیں فون کیا۔ میں ڈر گیا تھا۔ موت سے زیادہ گمشدہ ہو جانے کا خوف " لاحق تھا مجھے۔ مجھے نہیں علم تم میری کیا بات سن پائے کیا نہیں مگر میں بس تمہیں مدد کے لیے پکار رہا تھا۔ تم سب یہاں چلے آئے۔ میں اکیلا مر جاتا تو خیر تھی۔ میں تم سب کے مرنے کی وجہ ہوا ہوں۔ " میں شرمندہ ہوں۔ ازالہ کرنے کو کچھ درکار نہیں، مجھے معاف۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بولتا بولتا چپ ہو گیا۔ شمس کی آنکھیں ساکت ہو گئیں تھیں، اور عینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بھی مر گئی۔ وہ سب سے پہلے یہاں آیا تھا۔ وہ نہیں مرا، جن کو مدد کی پکار بھیجی تھی وہ آئے اور مر گئے۔

وہ چلانے لگا، ہیبت زدہ زندان میں اس کی درد بھری آواز، سسکیاں، آہیں زیادہ ہیبت ناک تھیں۔

رونے سے آنکھ کا زخم پھر تازہ ہوا، زبان بلبلا اٹھی،، روح جھنجھلا گئی۔ بدر کس مشکل کا قیدی ہوا تھا۔ بدر کو کیا علم۔ اسے کیا خبر۔

آئینہ دوبارہ جڑ کر اپنے سانچے میں ڈھل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کی آنکھ کھل گئی، اسے لگا تھا وہ مر گیا ہے مگر۔۔۔ آہ رے قسمت۔۔۔۔۔ وہ زندہ تھا۔ وہ سوچنے لگا

کیا اسے شمس کی بددعا لگ گئی وہ یونہی یہاں اذیت میں مرے ہوا زندہ رہے گا۔

اجنبی کے جس لاکٹ سے کہانی شروع ہوئی تھی وہ جگمگا رہا تھا۔ اس نے دیکھا اس پر بنی تصویر روشن ہو گئی تھی۔

۔اس سے نکلتی روشنی نے زندان روشن کر دیا۔زندان روشن تو ہوا ہی ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر کچھ اور بھی ہوا تھا۔وہ حیرت زدہ ہوا تھا۔جب اس نے دیکھا،وہ روشنی زندان کو کسی گلستان میں بدل رہی تھی۔

اچانک ہی بدبودار جگہ پر خوشبو کا سیلاب ناک کے نتھوں سے ٹکرانے لگا تھا۔اسے لگا جادو ہو رہا ہے۔فلموں میں جو جادو دیکھا تھا،وہ اس کی ایک سلامت آنکھ حقیقت میں دیکھ رہی تھی۔اس کے ساتھیوں کی لاشیں غائب ہونے لگیں،ایک آنکھیں بند کرتی چھندیاتی روشنی اس کے عین سامنے سے اجاگر ہوئی۔زندان کی دیوار میں راستہ بنا اور چند لوگ درباری لباس میں اس تک آتے نظر آئے۔

کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا،منہ میں کچھ پڑھا اور جادوئی چھڑی گمائی،بدر کے زخم ٹھیک ہو گئے،جادو ہوا تو کمال کا،وہ صحت بخش ہو گیا۔

کوئی ایک تھا جو کسی طوطے سا کہانی سنانے لگا

" آپ ایک شہزادے ہیں حضور۔گلستان کی یہ تمام سلطنت آپ کی امانت ہے شہزادے۔ "

بدر کو اس بولنے والے کے لفظ اجنبی لگے۔کہانی کا رخ کس جانب مڑ گیا تھا۔

کچھ روز قبل آپ اپنے منتر کی مشق میں الٹا منتر پڑھ بیٹھے تھے جو آپ کو چند روز کے لیے اپنی دنیا سے دوسری دنیا لے گیا۔آپ کی یاداشت بھی اسی منتر نے نگل لی حضور۔میں جانتا ہوں آپ کو کچھ یاد نہیں مگر حقیقت یہی ہے۔آپ کی واپسی کا راستہ اس قاتل آئینے کے سوا کچھ نہیں تھا۔اور یہ آئینہ قتل کر کے ہی دم لیتا ہے اس لیے۔۔۔ "

بولنے والے کی آواز بدر کے کانوں میں اتر رہی تھی۔ذہن میں اپنی یادیں تلاش رہا تھا وہ۔۔۔اور اسے مل بھی گئیں۔وہ ایک شہزادہ تھا۔جو تاج پوشی سے قبل منتر کی مشق کرتا منتر کے غلط لفظ ادا کر گیا،تمام کہانی اس جگہ سے شروع ہوئی۔اور اس جگہ اختتام رکھتی تھی۔

ان سب کا مرنا ضروری تھا" بدر نے اس کی بات مکمل کی،اسے افسوس سمیت صدمہ تھا ان کی قربانی کا۔ "

" یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ویسے ہی چند دن تک مر جانا تھا شہزادے۔ایک حادثہ انہیں نگل جاتا "

میری واپسی وہی حادثہ ہے جو ان کی جان نگل گئی۔" وہ ٹوٹا ہوا لہجہ لیے بولا۔ "

" شہزادے قاتل آئینے کو چار بہن بھائیوں کی قربانی درکار ہوتی ہے۔واپسی کی راہ کھولنے کو۔ "

آنسو سلطنت کے شہزادے کی آنکھ میں آسمائے۔اس نے ہاتھ میں تھاما لاکٹ دیکھا۔اس تصویر میں خنجر والا شخص وہ خود تھا اور وہ چار۔۔۔۔۔۔وہ تھے۔۔۔جن کی اس نے قربانی دی۔

درباری بولتا رہا

"یہ لاکٹ ہم نے ہی آپ تک پہنچایا تھا شہزادے،قاتل آئینہ اس لاکٹ کے پاس ہونے سے اپنے اثرات کم کر دیتا ہے۔ "

urdunovelsblog

ناجانے وہ اور کیا قصے سناتا رہا، بھٹک کر لوٹنے والا شہزادہ بس لوٹ کر غمزدہ رہا۔ مرنے والے اس کی سوچ میں منتشر ہو گئے۔ وہ سمیٹنے لگتا تو، مزید بکھر جاتے۔

تم نے ہمیں بلایا کیوں تھا بدر، تم نے ساتھ مرنے کے وعدے کا پاس کیوں رکھا۔۔۔۔۔۔ ظالم شخص۔۔ ہم چند دنوں پہلے تمہارے احسان مند تھے زندگی نوازنے کے، آج تم نے احسان کا بدلا موت کی صورت لیا۔۔۔ یہ تم نے کیا۔۔۔ کیا بدر؟۔۔۔ کیا۔۔۔۔ کیا؟ خدا کرے تم یونہی زندہ رہو اس اذیت کے ساتھ۔۔۔۔۔ "

شمس کے الفاظ ہواؤں کی لہروں پہ بہنے لگے۔ لوٹنے والا شہزادہ پچھتاوے میں ڈوب گیا۔ کسی تنکے کا سہارا بھی نہ مل سکا اس ڈوبنے والے کو۔ وہ زندہ تھا مگر اذیت تھی پچھتاوے کی۔

اسے یاد آیا چادر والے نے کہا تھا کہ

" وہاں جا کر تم لوٹنے کی چاہ کرو گے "

اور وہ وہی کر رہا تھا

" کاش ایک بار وقت میں واپس لوٹ جاوں۔ مجھے وقت موڑنے کا منتر کیوں نہیں آتا؟۔۔۔ آتا ہوتا تو میں ان معصوم جانوں کو بچا لیتا۔ "

" مجھے لوٹنے کا ہنر کیوں نہیں آتا "

وہ اپنے بال کھینچتا روتا ہوا در باریوں کو پاگل لگا۔

گلستان کی رعایا نے اپنے بادشاہ کا استقبال کیا۔ انہیں علم نہیں تھا وہ قاتل ہے۔ قصہ قاتل آئینے کا مشہور تھا۔ مگر قاتل بدر تھا۔

شہزادے نے تاج پوشی سے انکار کر دیا۔

" بادشاہی قاتلوں کے لیے نہیں ہوتی۔ جو جان لیتے ہیں وہ جانوں کی حفاظت نہیں کر پاتے۔۔۔۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

urdunovelsblog